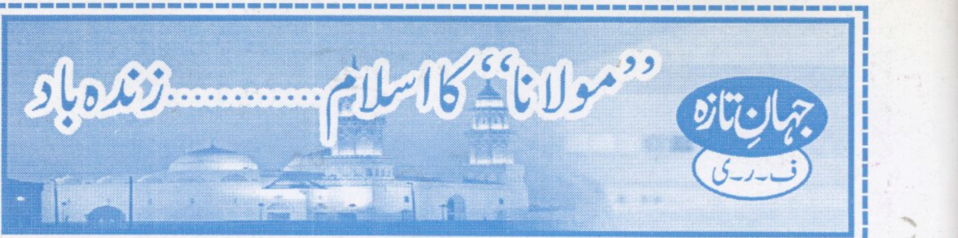

"مولانا" کا اسلام.........زندہ باد

جہانِ تازہ

ف۔ر۔ی

اللہ تعالیٰ سلامت رکھے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو کہ ان کے دم قدم سے بہت سی رونقیں وابستہ ہیں عوام وخواص کو نت نئی اصطلاحات سے آگاہی ہوتی ہے عورت کی حکمرانی سے لیکر نفاذ شریعت تک ایک ایک لمحہ اور حضرت مولانا ایک ایک عمل بلکہ لائحہ عمل عوام میں عموماً اور طبقہ علماء میں خصوصاً کئی ایک انکشافات کا دروازہ کھول دیتا ہے اور حیرانی بلکہ پریشانی کا سبب بھی ہوتا ہے جب سے حضرت نے ہوش سنبھالا ہے اور سیاسی شعور حاصل کیا ہے اگر اک نگاہ ڈالی جائے تو کتنے ایسے مقام آتے ہیں جہاں نہ صرف اسلام کی بدنامی ہوئی بلکہ اہل اسلام کے لئے ایک دھبہ ثابت ہوئے ہر حکومت کا کسی نہ کسی طرح حصہ رہے نہ صرف کہ ان سے مراعات حاصل کرتے رہے اور مفادات اٹھاتے رہے بلکہ بلیک میل کرنے کی انتہا کر دی حالیہ دنوں میں وہ کون سا مفاد ہے جو مولانا نے زرداری حکومت کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حاصل نہیں کیا لیکن پیٹ کا دوزخ ہے کہ بھرنے کے قریب تک نہیں آتا حرص وہوا اور لالچ کا یہ عالم ہے کہ اقتدار کی ایک نہیں کئی ہڈیاں منہ میں دبائے پھر رہے ہیں لیکن ھل من مزید کا وظیفہ پھر نہیں بھولتا سب سے بڑی تکلیف دہ اور باعث شرم بات یہ ہے کہ اس سب کچھ کے لئے نام اسلام کا استعمال کیا جاتا ہے دینی جماعتوں کا اتحاد (جو شاید بعض قوتوں نے وقتی ضرورت کے لیے متحدہ مجلس عمل کے نام سے ترتیب دیا تھا اور جس نے حق پیدائش اور حق نمک بھی خوب خوب ادا کیا) جب مفادات کے خلاف نظر آیا تو کسی کوٹھے پر بیٹھنے والی سے بھی زیادہ بے نیازی سے نہ صرف اسے ٹھکرا دیا بلکہ بغیر کفن دفن کے اسے چھوڑ دیا اور اس کا جنازہ تک پڑھانے کے لئے تیار نہ ہوئے حالانکہ کتنے حضرت ومولانا ان کی اقتداء کرنے کو تیار تھے اب زرداری حکومت سے سارا سارا ٹبر دونوں ہاتھوں سے مفادات سمیٹ رہا ہے لیکن پھر بھی مزید کے لیے کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں کبھی حکومت کو ڈیڈ لائن دے دی جاتی ہے کہ ستمبر تک اسلامی نظام نافذ کردو ورنہ ہم حکومت سے الگ ہوجائیں گے جب حکومت نے کوئی توجہ نہ دی تو پھر ہوا کیا خود ہی ایک کمیٹی تشکیل دے دی جس نے راستہ ہموار کیا اور مولانا کی وزیراعظم اور صدر سے الگ الگ ملاقات ہوگئی تو سارے کا سارا اسلام نافذ ہوگیا اور ڈیڈ لائن واپس لے لی۔ کیونکہ مولانا جو اسلام چاہتے تھے وہ انہیں اچھی بلکہ اچھی خاصی حالت میں مل گیا کیونکہ مولانا جس قبیل سے تعلق رکھتے ہیں ان کا اسلام وہ نہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ورضیت لکم الاسلام دینا بلکہ یہ اپنا خود ساختہ اسلام رکھتے ہیں اور اس کی تشریحات بھی تو ان کی اپنی ہوتی ہیں اس لئے قارئین آگاہ رہیں کہ مولنا کے اس کردار سے مت سمجھنا کہ جو کچھ زرداری حکومت کر رہی ہے وہ اب عین اسلام ہوگیا ہے کہ کیونکہ مولانا نے ڈیڈ لائن کا حکم واپس لے لیا ہے بلکہ مسئلہ صرف اتنا تھا کہ ان دنوں امریکہ سے بھاری امداد آنے کا چرچا تھا لہٰذا مولانا نے اس میں سے اپنا حصہ طے کرنے اور وصول کرنے کے لیے یہ سارا ناٹک رچایا تھا اور کبھی مجلس عمل کے مردے میں دوبارہ جان ڈال دینے کی دھمکی دی تھی یہی وجہ تھی کہ زرداری صاحب نے امریکہ سے ہی پیغام بھیج دیا کہ میرے آنے تک مولانا انتظار فرمائیں واپس آنے میں انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کو دعوت ملاقات دی ایوان صدر میں ایک ہی ملاقات میں تمام معاملات طے پاگئے اور بس اللہ اللہ خیر سلا۔ یہ الگ بات ہے کہ امریکہ نے بھی اس امداد مے دودھ میں جی بھر کر مینگنیاں ڈالی تھیں رہی سہی کسر فوج نے نکال دی۔ اب مولانا فضل الرحمٰن سمیت امریکہ کے ہاتھوں ملک وقوم فروخت کرنے والے ایک دوسرے کا منہ تک رہے ہیں اور حسرت ایسی کہ جس کا تذکرہ مشکل ہے